" لوگوں کا کسی بالاتر اقتدار کو تسلیم کرکے اس کی اطاعت کرنا" یہ "اسٹیٹ" ہے۔ یہی دین کا مفہوم بھی ہے اور "دین حق" یہ ہے کہ انسان دوسرے انسانوں کی، خود اپنے نفس کی۔ اور تمام مخلوقات کی بندگی و اطاعت چھوڑ کر صرف اللہ کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کرے۔ اور اسی کی بندگی و اطاعت اختیار کرے۔ پس در حقیقت اللہ کا رسول اپنے بھیجنے والے کی طرف سے ایک ایسے "اسٹیٹ" کا نظام لے کر آیا ہے، جس میں نہ تو انسان کی خود اختیاری کے لئے کوئی جگہ ہے۔ نہ انسان پر انسان کی حاکمیت کے لئے کوئی مقام۔ بلکہ حاکمیت و اقتدار اعلیٰ جو کچھ بھی ہے، صرف اللہ کے لئے ہے پھر رسول کے بھیجنے کا یہ مقصد بتایا گیا ہے کہ وہ اس نظام اطاعت (دین) اور اس قانون حیات (الھدیٰ) کو پوری جنس دین پر غالب کر دے۔ پوری جنس دین سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں انسان انفرادی یا اجتماعی طور پر جن جن صورتوں سے کسی کی اطاعت کر رہا ہے وہ سب "جنس دین" کی مختلف انواع ہیں ... یہ اور ایسی ہی دوسری بے شمار اطاعتیں بحیثیت مجموعی ایک نظام اطاعت بناتی ہیں اور اللہ کی طرف سے رسول کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ پورا نظام اطاعت اپنے تمام اجزا سمیت ایک بڑی اطاعت اور ایک بڑے قانون کے ماتحت ہو جائے۔ تمام اطاعتیں اللہ کے تابع ہوں۔ ان سب کو منضبط (REGULATE) کرنے والا ایک اللہ ہی کا قانون ہو۔ اور اس بڑی اطاعت اور اس ضابطہ قانون کی حدود سے باہر کوئی اطاعت باقی نہ رہے "

مختصراً مولانا مودودی کے الفاظ میں

" یہ رسول کا مشن ہے۔ اور رسول اس مشن کو پورا کرنے پر مامور ہے ..." اس موضوع پر مولانا کے طویل اقتباسات دینے کے بعد مصنف اس کا محاکمہ کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں ... اسلامی مشن کا یہ تصور کہ اسلام ایک بہترین سیاسی اور تمدنی (نظام) ہے۔ اور اس نظام کو جاری و نافذ کرنا وہ کام ہے جو خدا کی طرف سے ہمارے سپرد ہوا ہے یہ اسلامی مشن کا ایک ایسا تصور ہے، جس سے قرآن کے صفحات ناآشنا ہیں۔ مجھے کتاب الہی میں کوئی ایک فقرہ بھی ایسا نہیں ملا، جس سے اس نقطہ کو واقعی طور پر اخذ کیا جا سکتا ہو۔ اس سلسلے میں جن آیتوں کے حوالے دیئے جاتے ہیں، ان کو اگلے صفحات میں نقل کرکے ان پر مختصر گفت گو کروں گا۔"

چنانچہ مصنف نے یہ آیتیں نقل کی ہیں۔ اور ان سے اپنے "اسلامی مشن" کے حق میں مولانا مودودی نے